سوال

پہلے منگیتر سے بہتر اخلاق والے شخص سے مرتبط ہونے کے لیے منگنی ختم کرنا

جواب

لحمد للہ.

ادی کا وعدہ شمار ہوتا ہے، اس لیے دونوں طرف سے جب کوئی مصلحت دیکھے تو کوئی بھی منگنی کو ختم کر سکتا ہے.

ستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے :

عورت کے مابین صرف منگنی کرنے سے ہی عقد نکاح نہیں ہوجاتا، اس لیے مرد اور عورت میں سے ہر ایک کو حق حاصل ہے کہ جب وہ مصلحت دیکھے تو منگنی ختم کر سکتا ہے، چاہے دوسرا فریق راضی ہو یا راضی نہ ہو" انتہی

ء (69/18).

ر یہ لڑکی اپنے منگیتر میں کوئی نقص یا عیب دیکھے، تو اسے منگنی ختم کرنے کا حق حاصل ہے کہ اس کے لیے کوئی اس سے اچھا رشتہ آ جائے.

یہ کرنا چاہتے ہیں کہ : کسی مسلمان شخص کے لیے جائز نہیں کہ کسی کی منگنی پر اپنی منگنی کرے، اور نہ ہی اس کے لیے یہ جائز ہے کہ کسی کی منگیتر کو اس کے لیے خراب کرے اور اسے اس سے منگنی توڑنے کی دعوت دے.

نکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

ل اپنے (مسلمان) بھائی کی منگنی پر اپنی منگنی نہ کرے، حتی کہ اس سے پہلے منگنی کرنے والا اسے چھوڑ دے، یا پھر اسے اجازت دے دے"

ر (4848) صحیح مسلم حدیث نمبر (1412).

م نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

یہ احادیث کسی بھائی کی منگنی پر منگنی کرنے کی حرمت میں واضح دلیل ہیں، اور علماء کا اتفاق ہے کہ اگر رشتہ آنے والے شخص کے ساتھ صراحت سے بات پکی ہو چکی ہو اور نہ تو وہ اجازت دے اور نہ ہی چھوڑے تو اس پر منگنی کرنا حرام ہے" انتہی

ن (197/9).

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے ایسے شخص کے بارہ میں دریافت کیا گیا جس نے کسی دوسرے شخص کی منگنی پر اپنی منگنی کر لی تو کیا یہ جائز ہے ؟

خ کا جواب تھا :

ح حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"کسی بھی شخص کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کرے"

ں لیے آئمہ اربعہ اس پر متفق ہیں اور ان کے علاوہ دوسرے آئمہ سے بھی اس کی حرمت بیان کی گئی ہے.

ف ان کا دوسرے شخص کے نکاح کے صحیح ہونے میں اختلاف ہے :

ا قول :

امام مالک کا قول ہے، اور امام احمد کی ایک روایت.

سرا قول :

ں ابو حنیفہ شافعی کا قول ہے، اور امام احمد کی دوسری روایت.

ں بنا پر کہ نکاح سے قبل جو منگنی تھی وہ حرام تھی اسے باطل کہنے والے یہ کہتے ہیں کہ : جب منگنی حرام ہے تو پھر عقد نکاح بالاولی باطل ہوا.

ں میں کوئی نزاع نہیں کہ ایسا کرنے والا شخص اللہ تعالی اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نافرمان ہے، اور معصیت پر علم ہونے کے باوجود اصرار کرنا آدمی کے دین اور اس کے عادل ہونے اور مسلمانوں پر والی بننے میں جرح وقدح کا باعث ہے " انتہی

ی (7/32).

ڑکی کو علم ہے کہ فلاں شخص اس کی منگنی کے لیے زیادہ بہتر ہے، اور پہلے شخص سے منگنی ختم کرنے کی صورت میں دوسرا شخص اس کا رشتہ طلب کریگا، تو پھر پہلی منگنی ختم کرنے میں کوئی حرج نہیں.

یہ ہے کہ اس میں دوسرے شخص کا کوئی دخل نہ ہو کہ وہ پہلی منگنی ختم کرنے پر ابھارے، یا پھر دوسرا شخص منگنی طلب کرے تو اسے پہلی منگنی کا علم ہو.

نے سے قبل استخارہ کرنا چاہیے، اور پھر نیا رشتہ قبول کرنے سے قبل بھی استخارہ کرے، اسی طرح لڑکی کو کوئی بھی رشتہ قبول کرنے میں جلدبازی نہیں کرنی چاہیے بلکہ پہلے وہ اس کے دین اور اخلاق کے بارہ میں بازپرس کرلے کیونکہ حدیث میں وارد ہے :

ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جب تمہارے پاس کسی ایسے شخص کا رشتہ آئے جس کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو اس کی شادی کردو اگر ایسا نہیں کروگے تو زمین میں لمبا چوڑا فساد بپا ہو جائیگا"

بر (1084) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

واللہ اعلم .

اسلام سوال وجواب

131363